نماز پڑھنے کے بعد معلوم ہوا کہ غیر قبلہ کی سمت نماز پڑھی گئی

دار الافتاء اھلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

اگر قبلہ کی طرف رخ کر کے نماز پڑھ لی پھر بعد میں پتہ چلا کہ نماز غیر قبلہ کی طرف ادا کی ہے تو کیا وہ نماز دوبارہ پڑھنی ہوگی؟

جواب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

نماز میں استقبالِ قبلہ ایک بنیادی شرط ہے اور شرط نہ پائی جانے کی صورت میں نماز نہیں ہوتی، لہذا ممکنہ صورت میں درست سمتِ قبلہ کا تعین کر کے اسی رخ پر نماز ادا کرنا ضروری ہے،. جس کا طریقہ یہ ہے کہ اس جگہ پر موجود مساجد یا قدیم محرابیں دیکھ کر یا کسی قابلِ اعتماد مسلمان سے پوچھ کر، ورنہ ستارے وغیرہ موجود ہوں تو ان کے ذریعے جہت معلوم کی جائے اگر اسے ان کے ذریعے جہت معلوم کرنے کا علم ہو۔ پھر اگر یہ صورت بھی ممکن نہ تو پھر تحری یعنی غور و فکر کرنے کے بعد جس طرف گمان غالب ہو، اسی سمت رخ کر کے نماز ادا کرے ۔ اس صورت میں تحری کر کے پڑھی گئی نماز درست ادا ہوگی اگرچہ بعد میں یہ ظاہر ہو کہ نماز قبلہ کی سمت ادا نہیں ہوئی ۔ لیکن اگر مذکورہ شرعی تقاضوں کے بغیر نماز ادا کی مثلاً محرابیں وغیرہ موجود تھیں لیکن ان کا اعتبار نہ کیا، اپنی رائے سے ایک سمت منہ کر کے نماز پڑھ لی یا بتانے والا موجود ہے لیکن پوچھے بغیر خود ہی سوچ کر نماز پڑھ لی یا ستارے وغیرہ موجود ہیں اور اسے ان کے ذریعے جہت معلوم کرنے کا علم ہے لیکن ان کے ذریعے جہت معلوم نہ کی، خود ہی کسی سمت کو سوچ کر نماز پڑھ لی، تو ان تمام صورتوں میں جس سمت کی طرف اس نے منہ کر کے نماز ادا کی، اگر وہ درست سمت تھی (جانب قبلہ تھی) تب تو نماز ہوگئی ورنہ

نماز نہیں ہوئی۔ اسی طرح جس صورت میں تحری (یعنی غور و فکر) کر کے نماز پڑھنے کی اجازت تھی، اس صورت میں اس نے بغیر تحری کے نماز پڑھی تو اگر بعد نماز یقین کے ساتھ معلوم ہو گیا کہ درست سمت نماز پڑھی ہے تو نماز ہو گئی، اور اگر درست سمت کا صرف گمان ہے، یقین نہیں ہے تو نماز نہیں ہو گی، پس اس صورت میں بھی جب اسے معلوم ہو گیا کہ درست سمت نہیں پڑھی تو تب بھی نماز نہیں ہو گی۔

نماز میں قبلہ کی طرف منہ کرنا ضروری ہے۔ فتاوی ہندیہ میں ہے: ”لا يجوز لأحد أداء فريضة ولا نافلة ولا سجدة تلاوة ولا صلاة جنازة إلا متوجها إلى القبلة۔۔۔وجهة الكعبة تعرف بالدليل والدليل في الأمصار والقرى المحاريب التي نصبها الصحابة والتابعون فعلينا اتباعهم، فإن لم تكن فالسؤال من أهل ذلك الموضع، وأما في البحار والمفاوز فدليل القبلة النجوم۔۔۔لو كان بحضرته من يسأله عنها فلم يسأله وتحرى وصلى فإن أصاب القبلة جاز وإلا فلا“ ترجمہ: کسی بھی شخص کے لئے جائز نہیں کہ وہ قبلہ کے علاوہ کسی اور طرف منہ کر کے نماز پڑھے خواہ وہ فرض نماز ہو یا نفل، سجدہ تلاوت ہو یا نماز جنازہ اور جہتِ قبلہ دلیل سے جانی جائے گی، جو کہ شہروں اور دیہاتوں میں وہ محرابیں ہیں کہ جو صحابہ کرام و تابعین نے بنائیں۔ تو ہم پر ان کا اتباع کرنا لازم ہے۔ تو اگر وہ نہ ہوں تو اس جگہ کے رہنے والوں سے پوچھا جائے گا۔ اور جہاں تک سمندروں اور بیابانوں کا تعلق ہے، وہاں قبلہ کو ستاروں سے جانا جائے گا۔ اگر کوئی ایسا شخص موجود ہے جس سے یہ سوال کر سکتا تھا اور اس سے سوال نہ کیا اور تحری کی اور نماز پڑھی تو اگر درست قبلہ کی سمت نماز پڑھی تو نماز درست ہو گئی ورنہ نہیں۔ (فتاوی ھندیہ، جلد 1، صفحہ 63، 64، دار الفکر، بیروت)

محارب قدیمہ اور کسی مسلمان سے سوال ممکن نہ ہو تو پھر ستاروں سے قبلہ معلوم کیا جائے گا۔ جامع الرموز میں ہے: ”والجهة تعرف بالدليل كالمحاريب القديمة۔۔۔وكالسوال عن اهل ذلك الموضع ولو واحدا فاسقا، اذا ظن صدقه **وعند فقد هذين النجوم**۔۔۔وعند فقد هذه الامور التحری“ ترجمہ: اور جہت (قبلہ) دلیل سے جانی جائے گی، جیسا کہ قدیم محرابیں اور جیسا کہ اس جگہ کے رہنے والوں سے پوچھنا اگرچہ وہ شخص فاسق ہی ہو، جبکہ اس کے سچے ہونے کا گمان ہو اور ان دونوں کے نہ پائے جانے کی صورت

میں ستاروں سے جہت قبلہ جانی جائے گی۔ اوران چیزوں (یعنی : محرابیں، لوگوں سے سوال پوچھنے اور ستاروں کے علم) کے نہ پائے جانے کی صورت میں تحری کی جائے گی۔ (جامع الرموز، ج 1، ص 130، مطبوعہ کراچی)

بہار شریعت میں ہے "یہاں شروط کا بیان ہے کہ بے اُن کے (نماز) ہوگی ہی نہیں۔۔۔۔۔ (نماز کی) تیسری شرط استقبال قبلہ : یعنی نماز میں قبلہ یعنی کعبہ کی طرف منہ کرنا۔۔۔ اگر کسی شخص کو کسی جگہ قبلہ کی شناخت نہ ہو، نہ کوئی ایسا مسلمان ہے جو بتا دے، نہ وہاں مسجدیں محرابیں ہیں، نہ چاند، سورج، ستارے نکلے ہوں یا ہوں مگر اس کو اتنا علم نہیں کہ ان سے معلوم کر سکے، تو ایسے کے لیے حکم ہے کہ تحری کرے (سوچے جدھر قبلہ ہونے پر دل جمے ادھر ہی منہ کرے)، اس کے حق میں وہی قبلہ ہے۔ تحری کر کے نماز پڑھی، بعد کو معلوم ہوا کہ قبلہ کی طرف نماز نہیں پڑھی، ہوگئی، اعادہ کی حاجت نہیں۔ ایسا شخص اگر بے تحری کسی طرف مونھ کر کے نماز پڑھے، نماز نہ ہوئی، اگرچہ واقع میں قبلہ ہی کی طرف مونھ کیا ہو، ہاں اگر قبلہ کی طرف مونھ ہونا، بعد نماز یقین کے ساتھ معلوم ہوا، ہوگئی اور اگر بعد نماز اس کا جہت قبلہ ہونا گمان ہو، یقین نہ ہو یا اثنائے نماز میں اسی کا قبلہ ہونا معلوم ہوا، اگرچہ یقین کے ساتھ تو نماز نہ ہوئی۔۔۔۔۔ اگر کوئی جاننے والا موجود ہے، اس سے دریافت نہیں کیا، خود غور کر کے کسی طرف کو پڑھ لی، تو اگر قبلہ ہی کی طرف منہ تھا، ہوگئی، ورنہ نہیں۔۔۔ اگر مسجدیں اور محرابیں وہاں ہیں، مگر ان کا اعتبار نہ کیا، بلکہ اپنی رائے سے ایک طرف کو متوجہ ہو لیا، یا تارے وغیرہ موجود ہیں اور اس کو علم ہے کہ ان کے ذریعہ سے معلوم کر لے اور نہ کیا بلکہ سوچ کر پڑھ لی، دونوں صورت میں نہ ہوئی، اگر خلاف جہت کی طرف پڑھی۔" (بہار شریعت، ج 1، حصہ 3، ص 475، 486، 489، 490، مکتبۃ المدینہ)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب : مولانا محمد آصف عطاری مدنی

فتوی نمبر : WAT-3884

تاریخ اجراء : 29 ذوالقعدۃ الحرام 1446ھ/27 مئی 2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com daruliftaahlesunnat DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat feedback@daruliftaahlesunnat.net